اختر راہی

پندرہ روزہ "انوار الاسلام"

۱۸۴۹ء میں جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جانشینوں کو شکست دے کر ایسٹ انڈیا کمپنی نے پنجاب کو اپنے مقبوضات میں شامل کیا تو دریائے ستلج کے دائیں کنارے تک محدود مسیحی تبشیری سرگرمیوں کا دائرہ یک لخت درّہ خیبر تک وسیع ہو گیا۔ مسیحی مبشرین نے جن شہروں کو اپنا مرکز بنایا، ان میں سیالکوٹ سرفہرست تھا۔ سیالکوٹ ایک طرف لاہور کے قریب تھا اور دوسری طرف یہاں سے کشمیر سے رابطہ رکھنا آسان تھا۔ ۱۸۵۵ء میں امریکن پر سبیٹرین چرچ نے سیالکوٹ کو اپنا مرکز بنایا اور ۱۸۵۷ء کے آغاز میں چرچ آف سکاٹ لینڈ نے یہاں تبشیری کام کی داغ بیل ڈالی۔ مسیحی مبشرین کی سرگرمیوں سے ہلچل کا پیدا ہونا یقینی تھا۔ اگرچہ مبشرین کو کامیابی مسلم اکثریتی طبقہ کی نسبت اچھوتوں میں زیادہ ہوئی، تاہم مسلمان اہلِ علم نے مسیحیت کا مطالعہ یا کم از کم اسلام کی مدافعت کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنا شروع کیا۔ صحافت کے میدان میں ۱۸۹۸ء میں منشی کریم بخش نے پندرہ روزہ "انوار الاسلام" جاری کیا[1]۔ وہ جنڈاں والے محلے کے رہنے والے تھے[2]۔ انہوں نے عملی زندگی کا آغاز کتاب فروشی سے کیا بعد میں اس کے ساتھ ساتھ کتابوں کی طباعت و اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مفید عام پریس قائم کیا[3] اور اسی پریس سے "انوار الاسلام" چھاپنا شروع کیا۔

منشی کریم بخش کو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔ ان سے ایک منظوم قصہ "جنگ نامۂ زین العرب" یادگار ہے[4]۔ منشی صاحب نے بھرپور تجارتی اور دینی زندگی گزاری اور دو ماہ بیمار رہ کر ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو فوت ہوئے[5] اور شاید سیالکوٹ ہی میں دفنائے گئے۔

پندرہ روزہ "انوار الاسلام" کے مقاصد میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے ساتھ ساتھ مخالفینِ اسلام کی جانب سے اسلام اور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر کیے گئے اعتراضات کا جواب دینا تھا۔ انداز بیان مناظرانہ تھا اور اس میں وہ سنجیدگی اور متانت لازماً نہیں تھی جو کسی مثبت اور ٹھنڈے دل سے لکھی ہوئی تحریر میں ہو سکتی ہے۔ سیّد محفوظ علی بدایونی نے "انوار الاسلام" اور مسیحی جریدہ "تجلّی" (لاہور) پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا[6]۔

> [انوار الاسلام] نے اپنا مقصد مخالفینِ اسلام کے اعتراض کا رد قرار دیا ہے --- مگر بحث کا وہ طریقہ ہرگز مؤثر نہیں ہو سکتا جس سے فریقین کی طبیعت میں اشتعال پیدا ہو۔

جادلہم بالتی ھی احسن۔ ایڈیٹر صاحب انوار الاسلام نے پہلے مضمون میں نیوگ کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے، جی چاہتا ہے کہ میں قطعاً اس کی نسبت اظہار ناپسندیدگی کروں لیکن دوسرے مضامین کے فحویٰ سے معلوم ہوا کہ اغیار و اجانب نے فرطِ تعصّب سے اسلام پر اس قدر ذلیل اور رکیک حملے کرنے شروع کیے ہیں کہ بے چارے مولوی لوگ تنگ آمد بہ جنگ آمد کے مصداق بن کر بہ درجہ مجبوری سختی سے جواب دیتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ وہ خلافِ تہذیب برتاؤ جو انوار الاسلام جیسے پرچوں کو مجبور ہو کر مخالفین مذہب کے ساتھ کرنا پڑتا ہے، اس کی محرک آریوں اور عیسائیوں کی عامیانہ تحریروں ہی کی رکاکت اور بد تمیزی ہوتی ہوگی، لیکن ہماری حیرت و استعجاب کی یہ دیکھ کر کوئی حد نہ رہی کہ "تجلّی" --- بھی جو پنجاب ریلیجس مجک سوسائٹی ف لاہور ط کے رسالے "ترقی" کا مذہبی حصہ ہے اور جس کے ایڈیٹر کی پالیسی صلح کل ہے، اس سوقیانہ مذاق سے نہ بچ سکا۔ ہم نے نہایت افسوس سے جنوری کا نمبر پڑھا جس نے پہلے دوسرے ہی صفحے سے چٹکیاں لینا شروع کی ہیں اور آخر میں جا کر برچھیاں چبھوئی ہیں۔

"انوار الاسلام" کے کچھ متفرق شمارے

یہ کہنا تو درست نہ ہوگا کہ "انوار الاسلام" کی مجلّدات دستبردِ زمانہ کی نذر ہوگئی ہیں، مگر قومی اور نجی کتب خانوں کی فہارس کی عدم دستیابی کے باعث یہ معلوم نہیں کہ "انوار الاسلام" یا اسی طرز کے ایک صدی یا کچھ زائد پرانے رسائل و جرائد کہاں کہاں موجود ہیں؟۔ ہمارے دوست جناب شبیر احمد خان میواتی کے ذخیرہ کتب میں "انوار الاسلام" کی چوتھی اور پانچویں جلد کے ۱۹ متفرق شمارے موجود ہیں۔ جلد کا آغاز ہجری سال کے مطابق ہوتا ہے مگر صرف مہینہ اور سال لکھا گیا ہے جب کہ عیسوی تاریخ بقیدِ دن درج کی گئی ہے۔ جریدے کا سائز "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کا ہے۔

جناب میواتی کے ذخیرے میں موجود شماروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جلد ۴ - شمارہ ۱۲ (۱۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء)، ۱۴، ۱۵، ۱۹

جلد ۵ - شمارہ ۱ (ماہ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ/ یکم اپریل ۱۹۰۳ء)، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳

مدیر و مالک "انوار الاسلام" نے جریدے کی اشاعت کے لیے بار بار اپیل شائع کی ہے۔ پانچویں جلد کے آغاز میں سالانہ خریدار بننے والوں کو ایک کتاب "ثبوتِ نبوّت" دینے کا اعلان کیا گیا ہے اور کتاب کے مضامین کی فہرست شائع کی ہے۔ ایک موقع پر مدیر نے جریدے کا دورانیہ پندرہ روزہ سے

گھٹا کر ایک ہفتہ کرنے کی تجویز پیش کی اور قارئین سے ان کی رائے طلب کی ہے،[7] مگر شاید مناسب پذیرائی نہ ہونے کے سبب جریدہ حسبِ معمول پندرہ روزہ ہی رہا۔

زیرِ نظر شماروں میں تفسیر و حدیث، اسلامی تعلیمات اور اصلاح معاشرہ کے علاوہ مطالعہ مسیحیت اور آریہ سماجی تعلیمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یکم جولائی ۱۹۰۳ء سے پہلے کے شماروں میں مسیحیت اور اس تاریخ کے بعد کے شماروں میں آریہ سماج کی تردید پر نسبتاً زور دیا گیا ہے۔ مضامین و مقالات کے ساتھ دینی تنظیموں کی کارکردگی پر دلچسپ معلومات دی گئی ہیں انجمن حمایت اسلام (لاہور) کے اٹھارہویں سالانہ اجلاس کی اطلاع شائع کی گئی ہے[8]۔ رمضان ۱۳۲۱ھ کے شروع ہونے پر بتایا گیا ہے کہ[9] "خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے شہر سیالکوٹ میں قریباً ایک صد ستائیس مسجدیں ہیں۔"

پانچویں جلد سے قرآن مجید کی مختصر تفسیر کا آغاز کیا گیا ہے، مگر ترتیب قرآن کے مطابق تفسیر کا سلسلہ نہ چل سکا اور متفرق شماروں میں آخری پارے کی مختصر سورتوں کی تفسیر لکھی جانے لگی۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ تفسیر کس کے قلم سے ہے؟ پہلی بار لکھی جارہی ہے یا کسی مطبوعہ تفسیر سے نقل کی جارہی ہے۔

زیرِ نظر شماروں میں مسیحیت کے حوالے سے حسبِ ذیل مضامین ہیں۔

* ایک عیسائی کے چار سوالوں کا جواب[10]	جلد ۴، شمارہ ۱۲، ص ۱۹-۲۶
	جلد ۴، شمارہ ۱۴، ص ۳-۱۰
* عدمِ نبوّت و پیغمبری مؤلفین اناجیل مروجہ حال (شیخ اللہ دین، واعظ انجمن حمایت اسلام (لاہور)	جلد ۴، شمارہ ۱۵، ص ۷-۱۶
* تعدّدِ ازواج پر مصنّف "امہات" کی رائے اور اس پر بحث	جلد ۵، شمارہ ۲، ص ۱۸-۳۰
* توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ[11]	جلد ۵، شمارہ ۵، ص ۳-۲۶
* جھوٹے نبی اور جھوٹے عیسائی	جلد ۵، شمارہ ۶، ص ۱۱-۱۵
* حکیم سلطان محمد سابق واعظ رد نصاری، حال خادم عیسیٰ نصرانی کے رسالہ "میں کیوں مسیح ہوا؟" کا جواب (سیّد عبدالحفیظ صمدانی)[12]	جلد ۵، شمارہ ۲۰، ص ۲۹-۳۶
* حجر اسود (کریم بخش باغبانپوری)	جلد ۵، شمارہ ۲۲، ص ۲۱-۲۴
* بائبل میں شراب کا استعمال (جلوہ سیالکوٹی)	جلد ۵، شمارہ ۲۲، ص ۲۴-۲۶

حواشی

۱۔ ڈاکٹر سیّد سلطان محمود حسین نے منشی کریم بخش کو "مولوی عبدالکریم" لکھا ہے جو درست نہیں۔

دیکھیے ان کی تالیف: اقبال کی ابتدائی زندگی، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان (۱۹۸۶ء)، ص ۲۵۹
۲۔ رشید نیاز، تاریخ سیالکوٹ، سیالکوٹ: مکتبہ نیاز
۳۔ مفید عام پریس کب قائم ہوا؟ وثوق سے کچھ نہیں جا سکتا، تاہم ۱۸۹۲ء میں اس پریس سے ابو رحمت حسین کی کتاب ("قران کی حقیقت" کا جواب) شائع ہوئی تھی۔ [قاموس الکتب اردو، جلد اوّل، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان (۱۹۶۱ء)، اندراج نمبر ۷۶۹]
۴۔ محمد اکرام چغتائی، سیالکوٹ کا مطبوعہ سرمایہ - فارسی و اردو (۱۸۴۰ - ۱۹۰۶ء)، سہ ماہی الزبیر (بہاول پور)، شمارہ ۸ (۱۹۶۵ء)، ص ۱۲۵
۵۔ ڈاکٹر سیّد سلطان محمود حسین، حوالہ ا، ص ۲۵۹
۶۔ سیّد محفوظ علی بدایونی، ظریات و مقالات (مرتبہ محمد محی الدین بدایونی بی - اے)، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان (۱۹۷۴ء)، ص ۳۱۱
۷۔ انوار الاسلام (سیالکوٹ)، جلد ۴ شمارہ ۱۹، ص ا
۸۔ ایضاً، ص ۱۰
۹۔ ایضاً، جلد ۴، شمارہ ۱۵، ص ۳۱
۱۰۔ ان اقساط سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ "ایک عیسائی" سے مراد کون ہے؟ اس دور میں لاہور کے ایک معزز خاندان کے فرد "سراج الدین بی - اے" مسیحی ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے مسلمانوں سے چار سوال کیے تھے۔ ان سوالوں کے متعدد جواب لکھے گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ان میں سے ایک ہے، لیکن بالفاظ منشی محمد دین فوق "مذہبی سوال و جواب کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ پادری سراج الدین چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ تک مشن کالج [ایف - سی کالج] میں پروفیسر رہ کر ریٹائر ہوئے۔" لاہور کی کہانی (مرتبہ محمد عبداللہ قریشی)، مجلّہ ادارہ تحقیقات پاکستان (لاہور)، جولائی - اکتوبر ۱۹۶۵ء، ص ۹ - ۱۰
۱۱۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تالیف "تقابلِ ثلاثہ" کا "عام اخلاق" سے متعلق حصّہ نقل کیا گیا ہے، مگر مولانا کا نام درج نہیں کیا گیا۔
۱۲۔ پادری سلطان محمد پال کے رسالہ "میں کیوں مسیح ہوا؟" کے جوابات کے لیے دیکھیے: ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" (اسلام آباد) جلد ۲، شمارہ ۳، ۴